شہر کے گوٹھ اور انکا مستقبل

لعل بخش بھٹو

سابق صوبائی وزیر، ممبر وفاقی کونسل (پی پی پی)

یو آر سی فورم سیریز

F-144-17

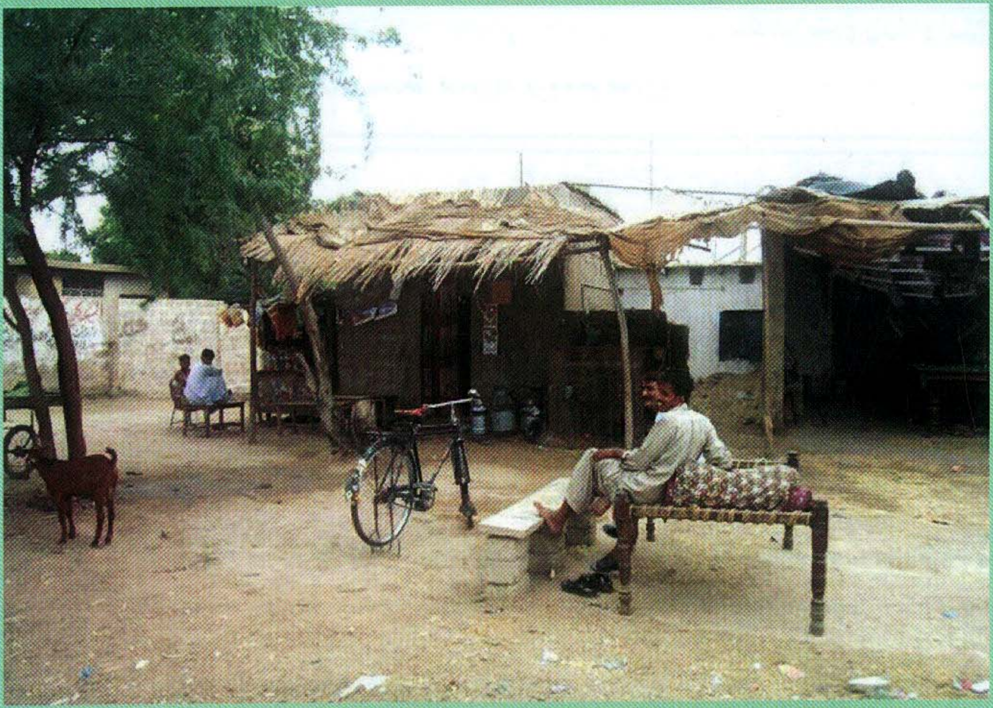

مئی 2012

مرتب وادارت: رضوان الحق، عمر خان

"شہر کے گوٹھ اور انکا مستقبل" کے عنوان سے یہ فورم

15 فروری 2012 میں یو آر سی میں منعقد ہوا

یو آر سی رابطہ کیلئے:

فون نمبر: 021-34559317

ای میل urc@cyber.net.pk

ویب سائٹ www.urckarachi.org

یو آر سی فورم

شہر کے گوٹھ اور انکا مستقبل

لال بخش بھٹو

سابق صوبائی وزیر، ممبر وفاقی کونسل (پی پی پی)

15 فروری 2012

اربن ریسورس سینٹر کے ذمہ داران کا میں بے حد مشکور ہوں کہ شہری حوالے سے وابستہ ادارے نے اپنے فورم پر کراچی کی دیہی آبادی میں واقع گوٹھوں کی Regularlization and upgradation پر بات کرنے کا اہتمام کیا ہے اس موضوع پر بات کرنے سے پہلے کراچی کی شہری اور دیہی آبادی پر بات کرونگا۔

1988ء کی مردم شماری کے مطابق کراچی کی آبادی اور رقبہ کچھ اس طرح ہے۔

آبادی

شہری آبادی	88,75,914		
دیہی آبادی	5,17,295		
کنٹونمنٹ ایریاز	4,63,082	ٹوٹل آبادی	98,56,318

رقبہ

شہری اور کنٹونمنٹ	1300 کلومیٹر	
دیہی	2300 کلومیٹر	ٹوٹل رقبہ 3600 کلومیٹر

کراچی کے اکثریتی گوٹھ (دیہی آبادی) ضلع غربی اور ملیر میں واقع ہیں یہ گوٹھ کراچی کے شہری علاقوں سے 750 سال پہلے سے قائم تھے اور ہیں تاریخی ثبوت کچھ اس طرح ہے۔

۱۔ مورڑو، امیر بحر، بیس مسرور میں دفن ہیں اور ان کے ساتھ بھائیوں کی قبریں گل بائی ولیج پل گل بائی چورنگی کے نیچے ہیں یہ 650 سال پرانی قبریں ہیں۔

۲۔ منگھوپیر کی پیدائش 1162 عیسوی اور وفات 1252 عیسوی ہے اس طرح یہ مزار 850 سال پرانا ہے۔

۳۔ موکھی متارا، تیپوسونگل میں واقع ہے یہ واقعہ 1300 عیسوی یعنی 712 سال پرانا ہے موکھی کی قبر تیپوسونگل میں واقع ہے۔

۴۔ 512 سال پرانا بلوچوں کا قبرستان مراد میمن گوٹھ ملیر میں واقع ہے۔

شاہ عبدالطیف بھٹائی کی شاعری 350 سال پرانی ہے انہوں نے بھی اپنی شاعری میں مورڑو، امیر بحر اور موکھی متارا کی تصدیق کی ہے۔

کراچی کے دیہی ایریاز ضلع غربی میں 399 اور ضلع ملیر میں 680 گوٹھ ہیں اس طرح وہاں 1079 گوٹھ ہیں جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

ضلع غربی

تیپو گابوپٹ	126 گوٹھ	(102+24)	
تیپو منگھوپیر	112 گوٹھ	(76+35)	
تیپوسونگل	161 گوٹھ	(154+7)	ٹوٹل گوٹھ 399

ضلع ملیر

تیپو بن قاسم	164 گوٹھ	
تیپو گڈاپ	237 گوٹھ	
ملیر	279 گوٹھ	ٹوٹل گوٹھ 680

گوٹھوں کی ریگولارائزیشن کی تفصیل

1993ء میں پی پی پی گورنمنٹ میں کراچی کے تمام گوٹھوں کو گوٹھ آباد اسکیم کے تحت مالکانہ حقوق دیئے تھے مگر بدقسمتی سے 1998ء کی گورنمنٹ نے دیئے گئے تمام مالکانہ حقوق کو کینسل کردیا تھا۔

ضلع غربی کے 399 گوٹھوں میں سے 332 گوٹھوں پر کام شروع ہوچکا ہے۔ 67 گوٹھوں پر کام ہونا باقی ہے۔ اس طرح ضلع ملیر میں 680 گوٹھوں میں سے 401 پر کام شروع ہوچکا ہے۔ 279 گوٹھوں پر کام باقی ہے۔ وزیراعلیٰ سندھ کے اعلان کے مطابق فروری کے آخری ہفتے میں کراچی میں واقع 50% گوٹھوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائینگے۔

الف۔ دی سندھ گوٹھ آباد ہاؤسنگ اسکیم ایکٹ 1987ء کے تحت دیہی آبادی میں مستحق لوگوں کو رہائشی سہولتیں (مالکانہ حقوق فراہم کئے جائینگے۔)

ب۔ ایکٹ 2-A کے تحت سندھ گورنمنٹ کسی بھی دیہہ، تعلقہ یا ٹاؤن کو نوٹیفکیشن کے ذریعے دیہی آبادی قرار دے سکتی ہے۔

پ۔ ایکٹ 2-B کے تحت متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر ایک یا ایک سے زیادہ دیہہ پر سات رکنی کمیٹی تشکیل دیگا۔
(پراجیکٹ ڈائریکٹر، A/C ریونیو، مختارکار گوٹھ آباد، مختارکار ریونیو اور تین متعلقہ علاقوں کے معززین)

ت۔ گوٹھ آباد اور ریونیو کا عملہ دیہی آبادی میں واقع گوٹھوں کی جوائنٹ سروے کرے گا اور گوٹھوں کے نام تعداد، رقبہ اور مکینوں کے تمام کوائف اکٹھا کریگا پھر پرائیویٹ فرم سے ٹوپوگرافیکل سروے کرایا جائیگا اس طرح سات رکنی کمیٹی اس مذکورہ بالا پروسیجر کو تصدیق کرنے کے بعد ریگولارائزیشن اور سند کا اجراء ہوگا۔

ٹ۔ گوٹھ آباد ہاؤسنگ اسکیم کے رول نمبر 3 کے تحت جاری کردہ سند دس سالوں تک کسی بھی نام پر ٹرانسفر نہیں ہوگی ہاں البتہ کسی گارنٹی کے طور پر مارگیج، ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن یا کسی بینک سے قرضے کے طور پر استعمال کی جاسکتی ہے۔

ث۔ رول نمبر 7(2) کے تحت سند پانچ روپیہ فیس اسکوائر گز کے حساب سے دی جائیگی کوئی بھی سند ایک ہزار گز سے زیادہ نہیں ہوگی۔

Upgradation For Villages Of Karachi

کراچی کی دیہی آبادی، شہری آبادی سے 750 سال پرانی ہے، مگر بنیادی سہولیات مثلاً صحت، تعلیم، گیس، بجلی، پانی، روڈ، پکے راستوں سے محروم ہے۔ اسباب بہت سارے ہیں بحث لمبی ہو جائے گی، میں مختصراً کہوں گا کہ اصل وجہ وسائل کی کمی اور ہم سب کی عدم توجہ ہے۔

صدیوں پہلے سے کراچی کی دیہی آبادی کو پینے کے پانی کا اپنا سسٹم موجود تھا ضلع غربی میں حب ندی اور ملیر میں ملیر ندی اور گڈاپ کے کنوؤں ڈملوٹی سے نہ صرف پینے کا پانی فراہم ہوتا تھا بلکہ کھیتی باڑی کی جاتی تھی حب ڈیم بننے سے حب ندی سوکھ گئی اور زمین کے نیچے پانی ناقابل استعمال ہو گیا اس طرح کراچی میں تعمیراتی کاموں کے لیے پر ملیر ندی سے ریتی بجری نکالنے کی وجہ سے گڈاپ کے زیر زمین پانی کنوؤں میں سوکھ گئے اور دیہی آبادی کی عوام پینے کے پانی سے محروم ہو گئی۔

پاکستان بننے سے آج تک ہماری یہ روایتیں جاری ساری ہیں کہ ڈیولپ علاقوں کو مزید ڈیولپڈ کرنا ہے۔ ترقیاتی فنڈ مختص کرنے کے وقت کبھی یہ سوچ نہیں رکھی کہ پہلے غیر ترقیاتی علاقوں کو ترقیاتی علاقوں کے برابر لانا ہے بلکہ فرق صاف نظر آئے کہ دیہی دیہی ہے اور شہری شہری ہے۔ ویسے تو کراچی کی دیہی آبادی میں ہر بنیادی سہولت کی فراہمی ضروری ہے مگر پانی، روڈ، راستے، ٹرانسپورٹ انتہائی اہم اور اشد ضروری ہیں موجودہ حکومت اس پر اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ان تینوں مسائل پر توجہ دے رہی ہے۔

۱۔ دیہی آبادی میں واقع گوٹھوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دے کر ان کے گھروں کا انکو قانونی طور پر مالک بنا رہی ہے۔

۲۔ کراچی غربی کی دیہی آبادی میں 70 کروڑ روپے کی لاگت سے چار چھوٹے ڈیم مکمل ہو چکے ہیں اور پانی کی فراہمی ابتدائی مراحل میں ہے۔

۳۔ اس طرح دو ارب روپے کی لاگت سے سات سے زائد چھوٹے ڈیم ضلع ملیر میں مکمل ہو چکے ہیں۔ چار چھوٹے ڈیموں سے پانی کی فراہمی ابتدائی مراحل میں ہے۔

۴۔ 1994 میں کراچی غربی کی دیہی آبادی میں چار عدد ڈگری کالجز تعمیر ہو چکے تھے مگر 13 سالوں میں نہ اساتذہ فراہم کئے گئے اور نہ ہی فرنیچر وغیرہ فراہم کیا گیا۔ موجودہ حکومت نے 2008ء میں ان چاروں ڈگری کالجز میں مطلوبہ اساتذہ و فرنیچر فراہم کیا اس طرح 2008ء سے ان کالجز میں پڑھائی ہو رہی ہے۔

۵۔ ضلع غربی اور ملیر کے گوٹھوں میں لنک روڈز بنا کر مین شاہراؤں، روڈوں سے جوڑا جا رہا ہے۔

۶۔ ضلع غربی اور ملیر میں ٹرانسپورٹ کی فراہمی پر لائننگ کی جا رہی ہے۔

سوال: یہ جو پلاننگ ہیں ہے اس سے کتنے لوگوں کو فائدہ ہوا ہے؟

لعل بخش بھٹو: 50 ہزار لوگ ضلع غربی میں مستفید ہو رہے ہیں، اسی طرح ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ضلع ملیر اور گڈاپ میں اور بن قاسم میں اس پلاننگ سے فائدہ اٹھائینگے۔

سوال: جب آپ گوٹھ بولتے ہیں تو اس کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ مطلب گوٹھ کی تعریف کیا ہے کتنے گھروں یا کچے مکانوں کو کہتے ہیں؟ اور یہ شہر کا کتنا فیصد حصہ بنتا ہے سارے گوٹھ ملا کر؟

لعل بخش بھٹو: رقبے کے لحاظ سے تو دگنا ہے، کراچی اور گوٹھ کی جو آپ تفصیل کہتے ہیں تو جناب یہ پہلے گوٹھ تھے لیاقت آباد، نارتھ کراچی، نارتھ ناظم آباد یہ بعد میں بنے ہیں۔ لوگوں نے یہ concept آج بھی اپنے ذہنوں میں رکھا ہوا ہے شہری اور دیہی کا فرق۔

سوال: لیکن جب یہ ان ہی علاقوں کے اندر ہیں جیسے ملیر سٹی ملیر ٹاؤن ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ پچاس، ساٹھ سال یا چالیس سال بعد بھی یہ شہر کا حصہ نہ بن سکے؟

لعل بخش بھٹو: یہ ہماری سوچ کا حصہ ہے۔

سوال: اسکیم 33 جو کہ 70 کی دہائی کی اسکیم ہے اسمیں سوسائٹی کی لیز پہ بے پناہ مکانات بنے یا بے قاعدگیاں ہوئی تو اسپر کوئی ردعمل ہوا اور اب ان کی لیز کی کیا حیثیت ہوگی۔

لعل بخش بھٹو: میں ایک عرض کروں کہ اگر لیز زمین پر کوئی گوٹھ بنا ہے تو وہ ناجائز ہے یعنی لیز پہلے ہے، اگر گوٹھ پہلے ہے اور بعد میں لیز ہے تو یہ درست ہے۔ میں نے صاف جواب آپکو دیا، آپ اس بات کو follow کریں کہ اگر آپ کی کسی بھی سوسائٹی کے لیز سے پہلے گوٹھ وہاں قائم ہے تو لیز والی زمین غلط ہے، اگر گوٹھ بعد میں ہوا ہے تو گوٹھ غلط ہے، یہ تو سیدھی سی بات ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جسکو آپ نہ سمجھ سکیں کہ اگر KDA نے آپ کو لیز دیا اور وہاں گوٹھ تھا تو KDA نے غلط لیز دیا۔ اگر وہاں گوٹھ نہیں تھا اور بعد میں قبضہ ہوا ہے تو وہ گوٹھ جعلی ہے پھر وہ جو لیز ہے وہ سچی ہے۔

احمد خان شیدائی: یہاں آ کر میری معلومات میں اضافہ ہوا۔ آپ نے ضلع شرقی کی بات نہیں کی میری معلومات کے مطابق وہاں 17

گوٹھ ہیں جو 200/300 سال پرانے ہیں لیکن جو گوٹھ کے ساتھ نا انصافیاں ہوتی ہیں آج بھی جو اتنے پرانے گوٹھ ہیں کوئی انکے بارے میں نہیں سوچتا۔ گندا پانی پئیں یا جیسے بھی رہیں اسمیں حکومت کا بھی بڑا دخل ہے انکے ساتھ اس جمہوری دور میں یہ سلوک ختم نہیں ہو رہا۔ سپر ہائی وے، سہراب گوٹھ پہ بہت قدیم گوٹھ ہیں انہیں کسی نہ کسی بہانے سے بے دخل کیا جا رہا ہے باقی حکومتیں بھی یہ سب کرتی تھیں لیکن آپکی حکومت بھی یہی کر رہی ہے۔

لعل بخش بھٹو: جس طرح آپ نے کہا کہ ضلع شرقی اور ضلع وسطی میں بھی گوٹھ ہیں جو پانچ سو سال پرانے ہیں۔ ضلع شرقی میں شرافی گوٹھ ہے، ضلع وسطی میں خمیسو گوٹھ اور کھنڈو گوٹھ ہیں یہ بالکل پرانے گوٹھ ہیں، الیاس گوٹھ تین ہٹی کے پاس ہی ہے۔ جی بالکل میں ایک عرض کروں آپ سب دوستوں کو دعوت دوں گا کہ اس فورم پر آکر بہت ساری آگاہی ہوتی ہے براہ کرم ان گوٹھوں کا جن کا میں نے ابھی ذکر کیا وہ کراچی کے شہر کے دل میں ہیں، ان کی آپ پسماندگی دیکھیئے، حاجی مرید گوٹھ اور کھنڈو گوٹھ کراچی کے بہترین علاقوں میں یہ گوٹھ ہیں۔ یہ سب پرانے گوٹھ ہیں جو 1985ء سے ہیں اگر انہیں کوئی بھی حکومت گراتی ہے تو یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ کراچی کا شہر روشنیوں کا شہر ہے اور آپ وہاں گوٹھ میں جائیں کراچی کے بہت مصروف علاقوں کے بیچ میں یہ گوٹھ ہیں جب ان علاقوں کا وجود ہی نہیں تھا تب یہ گوٹھ قائم و دائم تھے صرف میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج تک وہ اسی پوزیشن پر ہیں۔ جس طرح آپ نے کہا کہ کسی بھی گوٹھ کو جو پرانا ہے، ہم تو کہتے ہیں 1985ء سے جو گوٹھ ہیں ان کو اگر کسی نے بھی گرایا ہے تو وہ گوٹھ کے ساتھ زیادتی ہے چاہے وہ ہماری حکومت ہی کیوں نہ ہو۔ میں آپ سے ایک عرض کروں کہ ہم نے چیف منسٹر کے احکامات پر کراچی کے تمام گوٹھوں کو باوجود joint survey کے، topographical survey کے، ایک ٹیم بنی جنھوں نے ان گوٹھوں کا سروے کیا کہ یہ گوٹھ پرانے ہیں یا نہیں ہیں، انکی لسٹ بنی جس کی تعداد 1080 وہ گوٹھ genuine گوٹھ ہیں، وہ گوٹھ صدیوں سے آباد ہیں، وہ گوٹھ 1985ء سے آباد ہیں۔ باقی جتنے بھی گوٹھ ہیں وہ بن جاتے ہیں۔ اپنے ذریعہء معاش کے لیے، اپنے روزگار کے لیے ہر آدمی کہیں بھی جا سکتا ہے اور اپنا کاروبار کر سکتا ہے ہم اس سے قطعی حسد نہیں کرتے لیکن اس طرح کی جو یلغار ہے وہ جب آتی ہے تو آپکی تمام بنیادی سہولتوں میں وہ حصہ دار بن جاتی ہے، تمام بنیادی سہولتوں میں۔ وہ جو یہاں کا اصل باشندہ ہے اسکے ساتھ حق تلفی ہوتی ہے، جہاں سے وہ بندے آتے ہیں ان کے مسائل میں کمی ہوتی ہے وسائل میں اضافہ ہوتا ہے، ان کی migration سے یہاں جب وہ سندھ میں آتے ہیں اور خصوصاً کراچی کی طرف لوگ آتے ہیں تو کراچی کے مسائل میں اضافہ ہوتا ہے، وسائل میں کمی ہوتی ہے۔ ہم کسی بھی گوٹھ کو جو پرانا گوٹھ ہے، ہم نے ایک بھی گوٹھ نہیں گرایا ہے اگر کوئی یہ ہم پر بہتان لگاتا ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے پرانے گوٹھ جو قدیمی گوٹھ ہیں ان کو گرایا ہے۔ میں آپ کو بتاؤں تین تین ناموں

سے گوٹھ ہیں اب اگر میں مثال دوں فرض کریں کہ خمیسو گوٹھ ہے خمیسو میرے خیال میں چار گوٹھ ہیں، تین تو جعلی ہیں اب اگر ایسے گوٹھ گریں تو گرنے چاہئیں۔

جاوید صاحب: کراچی کی جو قائداعظم کالونی ہے، گلشن بلاک A-4 میں واقع ہے جہاں 1964 سے لوگ بیٹھے ہیں اور 1988ء میں لاسی صاحب یا بلوچ صاحب تھے انہوں نے چالان بھی issue کروائے تھے کہ اسے ختم کیا جائے تو یہ بہت بڑی آبادی ہے کہ اسے روکنے کا کوئی راستہ بتائیں۔ اسکے بارے میں پوچھنا چاہوں گا کہ اسکی لیز کا کیا ہونا چاہئے۔ مسئلہ ویسے کا ویسے ہی ہے۔

لعل بخش بھٹو: جو کراچی کی شہری آبادی میں گوٹھ واقع ہیں یا کالونیاں واقع ہیں اس کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ یا تو majority میں کچی آبادی کو لیز دیتی ہیں لیکن اسکے طریقہ کار ہیں، قوانین بنے ہوئے ہیں۔ کچی آبادی ایکٹ کے تحت آپ کو ریونیو سے NOC لینی پڑے گی، آپ کو KDA سے NOC لینی پڑے گی۔ یہ قانون ہے کسی ایک نے بھی خط نہیں لگائی، یہ قانون ہے اگر یہ دونوں NOCs آپ لا سکتے ہیں تو میں آج اس فورم پر یہ وعدہ کرتا ہوں کہ ہم اسی مہینے میں آپ کی آبادی لیز کر دیں گے۔

حاجی سولنگی: میں بلاول جوکھیو گوٹھ کا جنرل سیکریٹری ہوں دھوراجی ہاؤسنگ سوسائٹی ہمارے گوٹھ کے سامنے ہے جن سے کچھ تنازعہ بھی چل رہا ہے یہ معاملہ ہائی کورٹ میں جسٹس بشیر کے پاس بھی گیا ہے جنکا کہنا ہے کہ یہ 1880ء سے قائم ہے یہاں جوکھی بل متی قبائل کے لوگ رہا کرتے تھے ہم بھی بعد میں آئے ہیں۔ اور ہمارا گوٹھ ڈملوٹی کو کراس کرتا ہے اور ہم ابھی تک وہیں کا پانی پی رہے ہیں۔ اس کا کیا طریقہ کار ہے، ہم بھی اسکیم 33 میں آتے ہیں دھوراجی ہاؤسنگ سوسائٹی ہمارے سامنے بنی ہے اسکی باؤنڈری وال ہمارے سامنے بنی، اسکا کیا ہونا چاہئے کیا یہ زیادتی نہیں ہے، ہم یہ جاننا چاہ رہے ہیں کہ ابھی 157 کی لسٹ بنی ہے اسمیں 137 ہمارا نمبر ہے۔ اسکے لیز کا طریقہ بتا دیجئے ہمارے پاس کنٹونمنٹ کی حدود بھی لگ رہی ہے اور کوئی ہمیں NOC دینے کو تیار نہیں تو اس فورم سے درخواست ہے کہ بتائے کہ ہم کس کے پاس جائیں۔

لعل بخش بھٹو: بھائی میں یہاں کھڑا ہوں آپ کی بات کا جواب دینے کے لیے۔ ٹھیک ہے آپ نے اپنی بات کی اب یہی وجہ ہے کہ آپ پسماندہ ہیں، ابھی تک کہ آپس میں آپ لوگ ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچتے رہتے ہیں کہ کون صحیح ہے کون غلط ہے، اس قسم کی باتوں کی وجہ سے ہی اپنے علاقائی مسائل پر بھلے کسی سے بھی آپ کا تعلق کیوں نہ ہو لیکن علاقائی مسائل پر آپ کو اکھٹے ہونا ہے، تب آپ ترقی کرو گے، تب آپ کراچی کے برابر آؤ گے، تب آپ کو حقوق ملیں گے اگر اس طرح لڑتے رہیں گے تو آپ کو نقصان ہے۔ میں آپ سے ایک عرض کروں دیکھیں شہری آبادیوں میں جو گوٹھ ہیں وہ کچی آبادی میں بھی لیز ہو سکتے ہیں، شہری آبادی میں جو گوٹھ ہیں وہ گوٹھ آباد کے

تحت بھی لیز ہوسکتے ہیں۔ یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ نے جو درخواست دینی ہے اگر گوٹھ آباد میں رہنا ہے تو گوٹھ آباد کا جو ڈائریکٹر ہے اسکے نام پر آپ نے درخواست دینی ہے۔ آپ نے یہ ثابت کرنا ہے لیکن NOC آپ کو دونوں صورتوں میں دینی پڑے گی یہ قانون ہے۔ آپ کتنے بھی پرانے ہوں، اسے ثبوت دینا ہے آپ کے پاس کوئی شناختی کارڈ ہے پرانا 1985ء کا، آپ کے پاس کوئی پاسپورٹ ہے، راشن کارڈ ہے کوئی بھی ایسا ثبوت ہے وہ لیکر آپ اگر گوٹھ آباد میں جانا چاہتے ہیں تو گوٹھ آباد میں آپ کو لیز ملے گی اگر آپ کچی آبادی میں جانا چاہتے ہیں تو کچی آبادی میں لیز ملے گی۔ یہ جو شہری آبادی ہیں ان کی بات کرر ہا ہوں۔

سوال: پیپلز پارٹی خاص غریبوں کی حکومت ہے اور گوٹھوں میں انہی کے لوگ آباد ہیں تو وہ اپنے لوگوں کیلئے بھی کچھ نہیں کرر ہی، کوئی سہولت نہیں دے رہی۔ ہم لوگوں کے گوٹھوں میں کسی بھی قسم کی سہولت نہیں ہے نہ تو پانی کا مسئلہ حل ہوتا ہے اور نہ ہی سیوریج لائن کا، سرکار دلچسپی کیوں نہیں لیتی۔

لعل بخش بھٹو: میں نے اپنے فورم میں یہ تمام باتیں عرض کی ہیں آپ شاید دیر سے آئے ہیں جو اس ساری گفتگو کو نہیں سن سکے۔ میں نے واضح طور پہ کہا ہے کہ گوٹھوں کی پسماندگی کے اسباب ہماری عدم توجہ ہیں۔ انکے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک ہور ہا ہے میں کسی پہ الزام نہیں لگا رہا اور دعوی کے ساتھ کہتا ہوں کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں جو بھی یونین کونسلیں واقع تھیں انکو انکے بقایا جات (Dues) ملے ہیں۔ چار ڈگری کالج ان گوٹھ میں ہیں ڈگری کالج ہونا کوئی معمولی بات نہیں ہے، 11 سنگل سیشن اسکول ہیں سنگل سیشن اسکول کا مطلب ہے جماعت ششم سے بارہویں کلاس تک کا اسکول، اسی طرح ہائی اسکول ہیں یہ سب پیپلز پارٹی نے ہی بنائے ہیں، کراچی شہر میں پیپلز پارٹی کا ایک بہت بڑا کردار رہا ہے اور صوبائی حکومت کا ایک بلین روپیہ کا Share ہے۔ ہم انکا پرچار نہیں کرتے اور ہم یہ دعوی بھی نہیں کرتے کہ ہم نے اس شہر کے تمام مسائل کو حل کیا لیکن ہمارے پاس جو بھی وسائل تھے اسکے تحت ہم نے اسے دور کرنے کی کوشش ضرور کی۔ الیکشن ہوتے ہیں تو ہمیں صرف گوٹھ سے ہی نہیں بلکہ شہری آبادی کی بھی ایک بڑی تعداد ہماری پارٹی کو ووٹ ڈالتی ہے، کبھی بھی ایسا نہیں رہا کہ کسی بھی یونین کونسل سے ہمارے ووٹ کی تعداد صفر رہی ہو۔

وقار اعوان: ہمارا گھر ریلوے لائن کے ساتھ ہی ہے جو سرکلر ریلوے میں آرہا ہے میں متاثرین کی کمیٹی کا جنرل سکریٹری بھی

ہوں تو جو ہمارا خدشہ ہے مسماری کا اس پہ بات کیجئے گا اور جو 1260 کچی آبادی کی لسٹ ہیں جو 1985ء سے پہلے کی ہیں ہم بھی تو اسی کا حصہ ہیں، پنجاب میں 2006ء کی تاریخ حد مقرر کی گئی ہے حکومت نے NOC کیلئے اداروں کو پابند بنایا ہے لیکن وہ NOC نہیں دیتے بلکہ رشوت لیتے ہیں۔کوئی محکمہ ریلوے، واپڈا چاہے سندھ کچی آبادی ہی کیوں نہ ہو، رشوت طلب کا جاتی ہے۔

لعل بخش بھٹو: آپ نے جو ریلوے کی زمین کی بات کی ہے وہ میں عرض کردوں کہ وہ کبھی نہیں گرے گی کم از کم ہماری حکومت میں تو ہرگز نہیں گرے گی۔ پہلے تو میں عرض کروں کہ جس طرح آپ نے بات کی ہے کہ لوگوں میں خوف وہراس ہے کہ کبھی بھی یہ گر سکتی ہے کم از کم ہماری حکومت میں نہیں گر سکتی یہ آپ ذہن نشین کرلیں، دوسرا جس طرح آپ نے کہا کہ کچی آبادیاں جو ہیں وہ ماسٹر پلان میں نہیں ہے وہ کچی آبادیاں سندھ کچی آبادی کی لسٹ میں ہیں اور وہ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ کچی آبادی میں جا کر رجوع کریں میں آپ کی مدد کروں گا لیکن یہ جو شرائط ہیں جیسے آپ نے کہا کہ پنجاب میں تو یہ آپ نے نئی بات بتائی ہے ہم سندھ حکومت سے یہ گزارش کریں گے اس ایکٹ میں تبدیلی لائیں۔قانون میں اگر ترمیم نہیں ہے تو وہ 1985ء ہے تو پنجاب حکومت کے تحت 2002ء لیکر آئیں اور یہ آپکی بات کی وجہ سے ہو، یہ تب ہوگا جب یہ بات ایکٹ میں ترمیم ہو اور میں آپ کی بات کو اوپر تک پہنچاؤں گا کہ اس میں ترمیم لائی جائے۔

سوال: ایک حکومت لیز کے قانون بناتی ہے دوسری حکومت آتی ہے اسے کینسل کر دیتی ہے تو اسطرح تو لیز کا مرحلہ کبھی بھی طے نہیں ہو پائے گا۔کیا اسے کسی طرح یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

لعل بخش بھٹو: آپ کا سوال بہت اچھا ہے یہ بات بالکل درست ہے لیکن اب ہم ایک مستقل ریکارڈ بنا کر اسے اوپر تک پہنچا رہے ہیں تا کہ کوئی بھی اسے کینسل نہ کرے اور سب کے پاس یہ معلومات ہوں۔اب حکومت کسی کی بھی ہو یہ لیز کینسل نہیں کر سکتی۔ یہ قانون بنایا ہے سندھ گوٹھ آباد اسکیم نے اور یہ بات پہلی مرتبہ ڈالی گئی ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہر حکومت آتی ہے دوسروں کے خلاف ہوتی ہے وہ آکر کینسل کر دیتی ہے 1998ء میں یہ تمام لیزیں کینسل ہوئیں اسوقت کی registration میں باقاعدہ رجسٹر ہوگا۔

سوال: طارق عزیز ہوت: میرا تعلق حسن اولیاء ولیج سوسائٹی ــــ ہے میں اس کا صدر ہوں۔2002ء میں لوگ مشرف کالونی میں شفٹ ہوئے ابھی بھی 8/10 سال ہوگئے ہیں اور دوسرا جو اب ٹاؤن کا سسٹم آیا ہے اگر ٹاؤن میں کوئی پروگرام چلتا ہے تو وہ گوٹھ کو منع کر دیتے

ہیں کہ یہ ہماری حدود یا ٹاؤن میں نہیں ہے تو یہ کس کی ذمہ داری ہونگے کنٹونمنٹ والے بھی منع کر دیتے ہیں۔کیا یہ ایسے ہی متاثر رہیں گے۔ایک ایک پرچی پہ 40/50 ایکڑ زمین چل رہی ہوتی ہے کیا یہ غلط نہیں ہے۔مشرف کالونی (ہاکس بے) میں کسی قسم کی آپ لوگوں نے سہولت نہیں دی۔

لعل بخش بھٹو: آپکی یہ پرچی والی بات بے بنیاد ہے۔پہلے تو یہ ہے کہ یہ جو متاثرین ہیں ہم نے متاثر نہیں کیا اس کو ذہن نشین رکھیےگا۔ میری بات سنیئے لوگ ہمارے ہیں لیکن ہم نے مزاحمت کی، ہم نے متاثر نہیں کیا متاثر کرنے والے کوئی اور تھے اور اگر انہوں نے متاثر کیا آپ کو تو آپ کو متبادل جگہ دی، ٹھیک ہے جی وہ اگر آپ کو پرچی دیتی ہے۔آپ سے صرف میں ایک سوال کرتا ہوں کہ آپ کے ان علاقوں میں جن کا آپ نے ابھی تذکرہ کیا ہے مستند قانون ہے کونسے قانون کی بات کر رہے ہیں آپ، ہاکس بے والے کی، میری بات سنیئے وہاں منتخب کونسلر ہے؟ ہوتا ہے؟ منتخب MPA ہوتا ہے، منتخب MNA ہوتا ہے تو یہ ترقیاتی کام بھی ہوتے ہیں۔ہمارے دور حکومت میں مشرف کالونی میں ابھی کمیونٹی سینٹر بنا ہے لیکن آپ کو علم نہیں یا تو آپ وہاں رہتے نہیں ہیں اگر رہتے ہیں تو دلچسپی نہیں وہاں ترقیاتی کام بہت ہوئے ہیں میں عرض کروں کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے کوئی احسان نہیں کیا ہے، آپ لوگوں کا یہ حق ہے کہ آپ لوگوں کو لیز ملے۔آپ کے ترقیاتی کام ہوں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ آپ کو منع کر ہی نہیں سکتی اگر وہاں منتخب کونسلر ہوں اگر آپ کی یونین کونسل ہے تو وہ آپ کو کبھی بھی انکار نہیں کر سکتی۔

سوال: زمینیں مختص کی جارہی ہیں کہیں قبرستان کے نام سے تو کہیں کسی اور پروجیکٹ کے نام سے، ہماری گوٹھوں کی زمینوں پہ قبضہ ہو رہا ہے۔

لعل بخش بھٹو: یہ بات آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ کسی زمانے میں جب KDA کا راج ہوتا تھا تو انہوں نے ان گوٹھوں کو چار دیواری میں بند کر دیا تھا آپ کو یاد ہوگا یہ ایک طرح سے گوٹھ کو تحفظ فراہم کرنا تھا تمام گوٹھوں کے چاروں طرف چار دیواریاں تھیں ہم جس گوٹھ کو بھی regularize کریں گے اس میں بیس ایکڑ زمین دی جائے گی جسمیں ہر گوٹھ کے ساتھ اسکولز، کالجز یا رفاعی کام کئے جائیں گے۔اگر آپ کو 2 ایکڑ بھی زمین دی جارہی ہے تو اسکا مطلب ہے کہ فلاحی کام کیلئے دی جارہی ہے۔

سوال: 1996ء میں ہمارا گوٹھ شہباز گوٹھ کے نام سے دبئی ہوٹل کے پاس تھا اسے گرایا گیا، وہاں چرچ بھی تھا اور مسجد بھی موجود تھی، یہاں ایک ہزار خاندان آباد تھے تو اب ان لوگوں کے ساتھ کیا ہوگا۔

زاہد فاروق: آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کے اگر کسی گوٹھ کو کسی وجہ سے شفٹ بھی کرنا پڑے تو اس کے لیے بھی ایک پالیسی ہونی چاہیئے ،شفٹنگ پالیسی ہونی چاہیئے وہاں کے مکینوں کو کیا متبادل ہم دے سکتے ہیں، آپکا یہ کہنے کا مقصد ہے۔

لعل بخش بھٹو: دیکھیں جی مجھے تو نہیں پتا کہ کیا اسباب تھے آپ کے گوٹھ کو گرانے کے جبکہ مجھے یہ حیرت ہو رہی ہے،ہم نے بنایا ہے گرایا نہیں ہے پیپلز پارٹی کی یہ پالیسی ہے،ہم روزگار دیتے ہیں لیتے نہیں ہیں ہم کسی کے مکان کو اس کا مالک بناتے ہیں اس کو گراتے نہیں اگر آپ نے کہا ہے میں آپ سے انکار نہیں کرتا آپ نے صحیح کہا ہوگا لیکن وہ اسباب کیا تھے وہ بتائیے۔

زاہد فاروق: وہ دبئی ہوٹل کے ساتھ تھا تو وہاں لوگ آکر ٹھہرتے تھے تو یہ کچا گوٹھ وہاں بن گیا ہے۔

لعل بخش بھٹو: یہ آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔اس کا طریقہ کار ہے۔اتنے سال گزرنے کے بعد آپ خاموش بیٹھے رہے اور لوگ بھٹکتے رہے انصاف کا دروازہ کھٹکٹانا چاہیئے تھا آپ ایسا کریں ایک درخواست بنائیں چیف منسٹر کے نام پر،اس میں یہ تمام اسباب لکھیں کس طرح ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے میں یہ تو نہیں کہتا کہ آپ کا مسئلہ حل کراؤں گا لیکن میں آپکی نمائندگی کروں گا۔

سوال: ناظم آباد میں نصرت بھٹو کالونی سے لیکر بختیاری یوتھ سینٹر تک جس طرح سے قبضہ ہو رہا ہے وہ کون حل کرائیگا۔

لعل بخش بھٹو: قبضہ کون کر رہا ہے، سیاسی جماعتیں کر رہی ہیں تو آپ بتائیے،اخبار میں لکھیے کہ بختیاری یوتھ سینٹر سے لے کر نصرت بھٹو کالونی تک تمام پلاٹ پر بنگلے بن گئے ہیں۔پیپلز پارٹی نے کہیں پر قبضہ کرایا ہے تو اس کے نام پر بھی لکھیے۔یہ جنگ آپ نے لڑنی ہے انفرادی طور پر، یہ غریب لوگ نہیں لڑ سکتے میں آپ کے ساتھ ہوں جہاں قبضہ ہو رہا ہے جس طرح آپ نے فرمایا ہے کہ ہر سیاسی جماعت شامل ہے اگر اس میں ملوث ہے تو اسے منظر عام پر لانا چاہیئے۔

زاہد فاروق: آپ نے جس جگہ کی نشان دہی کی ہے وہاں کوئی 40 گز کے مکان نہیں ہیں وہاں 400 گز کے بنگلے ہیں اور جو بھی یہ کام کر رہا ہے اسکے پیچھے کوئی مضبوط ہاتھ ہے۔طاقت والوں نے وہاں پر طاقت دکھا کر جس کے پاس جتنی طاقت ہے اتنا اس نے قبضہ کیا ہے سیدھی سیدھی بات ہے۔قبضہ پولیس کی مدد سے ہوتا ہے، قبضہ سیاستدانوں کی مدد سے ہوتا ہے، قبضہ انتظامیہ کی مدد سے ہوتا ہے اور قبضہ شہر میں ہوا۔جہاں اصغر شاہ کا اسٹیڈیم ہے وہاں پہلے عید گاہ کی جگہ تھی ،اسی طرح بورڈ آفس پہ جو دلپسند کے نام سے ریسٹورنٹ ہے تو کسی نے بٹھایا ہے، کسی نے اسے تحفظ فراہم کیا ہے تبھی یہ ہوا ہے نا، تو کسی ایک پارٹی کا نام نہیں لیا جا سکتا۔

سوال: رفاعی پلاٹ کوکسی بھی طرح رہائشی پلاٹ میں منتقل کیا جاسکتا ہے؟ یا رہائشی پلاٹ فروخت کرسکتا ہے۔

لعل بخش بھٹو: دنیا کے کسی ملک کے کسی قانون میں نہیں لکھا کہ رفاعی پلاٹ رہائشی پلاٹ میں تبدیل ہوسکتا ہے، میں چیلنج کرتا ہوں دنیا کے کسی ملک میں نہیں ہوتا۔ اگر ایسا ہمارے یہاں ہوا ہے تو یہ قطعی غلط ہے کوئی تو اس بات کو آگے کرے نا، کوئی تو ہائی لائٹ کرے، یہ ہائی لائٹ کہیں بھی نہیں ہورہی ہے۔ سب مصلحتاً خاموش ہیں چاہے وہ پیپلز پارٹی ڈاکہ ڈال رہی ہو زمینوں پر، میں اپنی پارٹی کی بات کررہا ہوں کوئی ہے جو اس بات کو میڈیا، پرنٹ میڈیا پر لائے اور الیکٹرانک میڈیا پر لائے آپ یہ دیکھیں میں آپ کو ایک بات بتاؤں میں نے پھر عرض کیا کہ جب قوم متحد نہیں ہوتی ہے اس طرح ہی بھٹکتی ہے جس طرح کے حالات ہوتے ہیں۔

سوال: مدھو گوٹھ پہ بھی قبضہ کرنے کی سازش ہورہی ہے جو گلشنِ اقبال، سفاری پارک کے ساتھ ہے۔

زاہد فاروق: جب تک مقامی لوگ جو ہیں وہ طاقت کا مظاہرہ نہیں کریں گے، اکھٹے نہیں ہوں گے۔ ہم نے ان کو یہ مشورہ دیا تھا کہ یہ جو خالی جگہ ہے نہ اس پر سب کی نظر ہے اس جگہ پر لاکر اپنے لوگوں کو بٹھا دو اب وہ کہتے ہیں جی ہم اس کو بیچیں تو بیچنے کے لیے وہ جو زیادہ طاقت والا ہے وہ آجاتا ہے۔

لعل بخش بھٹو: آپکے گزارش کرنے سے کچھ نہیں ہوتا کاغذ کا پیٹ بھریں ایک درخواست لکھیں، درخواست جو ہے وہ رنگ لاتی ہے۔ آپ ہمارے پاس آئیں ہم آپ کی اس میں مدد کریں گے لیکن جو متاثرین ہیں وہ اس بات کو تحریری طور پر لکھیں۔

زاہد فاروق: ٹھیک ہے جی آج ہم نے گفتگو کی گوٹھ کے حوالے سے اربن ریسورس سینٹر کے زیر اہتمام آج کا جو یہ فورم تھا اس فورم میں ہم نے یہ کوشش کی کہ گوٹھوں کی لیز کے اوپر اس کی upgradation کے اوپر، جو گوٹھوں کو ترقیاتی کاموں میں نظر انداز کیا گیا، کیا وہاں کام ہورہا ہے، کیسے لوگ لیز حاصل کرسکتے ہیں اور کتنی پرانی گوٹھوں کو لیز مل سکتی ہے، گوٹھ کہاں کہاں آباد ہیں، یہاں بحث بھی ہوئی، گفتگو بھی کی اور میں انتہائی شکر گزار ہوں جناب محترم لعل بخش بھٹو صاحب کا کہ انھوں نے بڑی خندہ پیشانی سے اور بڑے صبر و تحمل سے کچھ سخت باتوں کو بھی قبول کیا اور یہ بھی یقین دہانی کرائی کہ اس فورم کے شرکاء جب بھی کسی مسئلے کے لیے، جب بھی کسی گوٹھ کے مسئلے کے لیے، کسی ایسے مسئلے کے لیے جو کمیونٹی کا ہوگا اس کیلئے ان سے اگر وہ رابطہ کرتے ہیں تو ان کا حبیب بینک کی چورنگی کے پاس ہی دفتر ہے آپکی تشریف آوری کا بہت بہت شکریہ

شہر کے گوٹھ
اور
انکا مستقبل

یو آر سی ملکی اور بین الاقوامی ترقیاتی مسائل پر کام کرنے والے ممتاز پروفیشنلز اور ماہرین کے لیکچرز کا اہتمام کرتا ہے جن میں بنیادی سطح پر کام کرنے والے کارکن، این جی اوز کے نمائندے، سرکاری اہلکار، میڈیا اور تعلیمی اداروں سے وابستہ افراد اور متعلقہ لوگ شرکت کرتے ہیں، یہ تنظیمی اور انفرادی سطح پر کام کرنے والوں کو موقع فراہم کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے کام کا وسیع قومی اور بین الاقوامی معاملات سے موازنہ کر سکتے ہیں۔ یہ لیکچر ان تحریکوں کے لیے کام کرنے والوں کو معلومات فراہم کرتے ہیں جو پاکستان اور خصوصی طور پر کراچی میں منصفانہ اور ایسی حکمت عملیوں کے وضع کرنے کے لیے چلائی جا رہی ہیں جن کا مقصد صرف ترقی ہو۔

"شہر کے گوٹھ اور انکا مستقبل" کے عنوان سے یہ لیکچر 15 فروری 2012 میں یو آر سی میں منعقد ہوا

مئی 2012

URC

اربن ریسورس سینٹر

A-2، دوسری منزل ویسٹ لینڈ ٹریڈ سینٹر، کمرشل ایریا،

کراچی یونین کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی، بلاک 8 & 7،

شہید ملت روڈ کراچی، پاکستان

فون نمبر: 021-34559317، فیکس 021-34387692

ای میل: urc@cyber.net.pk، ویب سائٹ www.urckarachi.org

قیمت 50 روپے